6964-كافروں كا مال قبول كرنا

سوال

ميں خود مسلمان ہوں اور ميري بيوي عيسائى ہے ميں يہ پوچھنا چاہتا ہوں كہ ميري بيوي كو جو مال وراثت ميں ملا ہے كيا ميرے ليے اس كا استعمال جائز ہے كيونكہ مجھے وراثت ميں كوئى مال نہيں ملا، ليكن وہ مال صرف ميري بيوي كى ملكيت ہے ؟

جب ميري بيوي – مجھ سے قبل موت كى صورت ميں – اپنى ممتلكات كى وصيت ميرے ليے كر دے تو كيا ميرے ليے يہ مال لينا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

1 – آپ كے ليے
اپنى بيوي كا اسے وراثت ميں ملنے والا مال لينا جائز ہے ليكن اس ميں ايک شرط ہے كہ اس
ميں وہ رضامند ہو.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے :

.{اگر وہ تمہيں اپنى مرضى كے ساتھ اس
ميں سے كچھ دے ديں تو اسے بڑي خوشى سے شوق كے ساتھ كھاؤ}. النساء (4)

امام قرطبى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں
:

اللہ تعالى كا يہ فرمان كہ : اگر وہ
تمہيں اپنى مرضى سے كچھ دے ديں ، يہ خطاب خاوندوں كو ہے ، اور اپنے عموم كے اعتبار سے اس
بات كى دليل ہے كہ عورت چاہے وہ كنواري ہو يا شادي شدہ كا اپنے خاوند كو اپنا مہر ہبہ
كرنا جائز ہے جمہور علماء كرام كا قول يہى ہے ...... اور علماء كرام كا اس پر اتفاق
ہے كہ عورت اپنے معاملے كى خود مالک ہے اگر وہ اپنا مہر خاوند كو ہبہ كر دے تو يہ نافذ
ہوگا اور اس ميں كوئى رجوع نہيں . ديكھيں تفسير قرطبى (5/24-25)

اور عموما كافروں كا مال جب خوشى
و رضامندي سے مسلمان كے ليے خرچ كيا جائے تو اسے لينے ميں كوئى حرج نہيں كيونكہ رسول

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے پاس کھایا ہے. صحیح بخاري (2424) صحیح مسلم (4060).

اور ایلہ (ساحل سمندر کے ساتھ ایک
ملک) کے بادشاہ نے جوکہ کافر تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خچر اور چادر کا ہدیہ دیا تھا. صحیح بخاري (1411) صحیح مسلم (1392)

اور نجاشی نے کفر کی حالت میں ام
حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا کا مہر ادا کیا تھا.

ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان
کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ نے ان سے شادي کی تو وہ خود حبشہ میں تھیں، انہیں نجاشی نے بیاہا تھا اور چار ہزار مہر ادا کیا اور اپنی جانب سے تیار کیا اور انہیں شرجبیل بن حسنہ کے ساتھ روانہ کیا، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز نہیں بھیجی تھی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کا مہر ایک سو درھم تھا .سنن نسائی (3350) یہ الفاظ نسائی کے ہیں سنن ابوداود (2086) مستدرک حاکم (2/ 181) امام حاکم نے اسے صحیح کہا اور امام ذھبی نے بھی اس تصحیح کو صحیح کہا ہے.

اس کے علاوہ اور بھی بہت دلائل ہیں.

اس کا– اپنے دین پر رہتے ہوئے موت
سے قبل– اپنی مملوکہ اشیاء کا وصیت آپ کے لیے وصیت کرنا بھی آپ کے لیے یہ ممتلکات حلال کردے گا، تو وصیت وراثت کے علاوہ ہے، لھذا اگر وہ فوت ہوجائے اور وصیت نہ کرے تو آپ اس کی کسی چیز کے وارث نہیں بن سکتے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے: مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا. صحیح بخاري (6383) صحیح مسلم (1614)

امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالی
کہتے ہیں:

حفاظ اور ثقات آئمہ کرام کی منقولہ
روایات سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کافر کا وارث

نہیں بنے گا، لھذا جس نے بھی اس کی مخالفت کی وہ اس کی بات تسلیم نہیں ہوگی دلائل اس کے خلاف ہیں، اور سب صحابہ کرام، تابعین عظام اور فقھاء کرام مثلا امام مالک، اللیث، امام ثوري، اورامام اوزاعی، اورامام ابوحنیفہ امام شافعی اوراہل حدیث میں سے وہ سب جنہوں نے فقہ میں بات کی ہے ان کا یہی کہنا ہے کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں، اوراسی طرح اس حدیث کی اتباع میں اوراس پر عمل کرتے ہوئے کافر بھی مسلمان کا وارث نہیں، اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

دیکھیں: التمھید: (164/9).

واللہ اعلم.